سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم
پروفیسر علامہ نور بخش توکلی مدظلہ
ناشر
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ لاہور

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ

ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۹۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور
فون: ۶۳۴۶۶۲۰، ۷۲۲۵۰۸۵

نام کتاب	سیرت رسول عربی
نام مصنف	علامہ نور بخش توکلیؒ
تعداد	ایک ہزار
مطبع	حامد جمیل پرنٹرز
کمپوزنگ	الفاروق کمپیوٹرز لاہور۔ ۲۲۱۹۵۴
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
قیمت	۶۹ روپے

نوٹ:۔

اس کتاب کے متن کے حوالہ جات ہر باب کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔ (ادارہ)

شفقت ورحمت

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (انبیاء: ۷-ع)

ترجمہ:۔ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت بنا کر سارے جہاں کے لئے۔

اس لئے تمام مخلوقات آپ کی رحمت سے بہرہ ور ہے۔ جیسا کہ ذیل کے مختصر بیان سے واضح ہو گا۔

امت پر شفقت ورحمت

اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں یوں فرماتا ہے:۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (توبہ: اخیر رکوع)

ترجمہ:۔ البتہ تحقیق تمہارے میں کا ایک پیغمبر تمہارے پاس آیا ہے۔ تمہاری تکلیف اس پر شاق گزرتی ہے۔ اس کو تمہاری ہدایت وصلاح کی حرص ہے۔ وہ ایمان والوں پر شفقت رکھنے والا اور مہربان ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ میں ذکر کر دیا کہ امت کی تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے۔ ان کو شب وروز یہی خواہش دامن گیر ہے کہ امت راہ راست پر آ جائے اس کتاب کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ آپ نے امت کی ہدایت و بہبودی کے لئے کیا کیا مصیبتیں جھیلیں۔ سخت سے سخت مصیبت میں بھی آپ نے بد دعا نہ فرمائی بلکہ ہدایت کی دعا کی۔ ایمان والوں پر آپ کی شفقت ورحمت ظاہر ہے۔ اسی واسطے آپ نے کسی مقام پر امت کو فراموش نہیں فرمایا۔ بغرض توضیح چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

جس روز آندھی یا آسمان پر بادل ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں غم وفکر کے آثار نمایاں ہوتے۔ اور آپ کبھی آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے۔ جب بارش ہو جاتی۔ تو آپ خوش ہوتے اور حالت غم جاتی رہتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا۔ تو فرمایا۔ کہ میں ڈرتا ہوں کہ مبادا (قوم عاد کی طرح) یہ عذاب ہو جو میری امت پر مسلط کیا گیا ہو۔ (۳۶)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی:۔

ایک دفعہ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ مشرکین پر بددعا کریں آپ نے فرمایا "میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں (۴۳)۔

حضرت طفیل بن عمرو دوسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ دوس میں دعوت اسلام کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یوں عرض کیا۔ "قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا۔ کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کر دیا۔ آپ ان پر بددعاء کریں۔" لوگوں کو گمان ہوا کہ آپ بددعاء کرنے لگے ہیں۔ مگر آپ نے یوں دعا فرمائی:۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِھِمْ۔

ترجمہ:۔ خدایا! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو مسلمان کر کے لا۔

جب طائف سے محاصرہ اٹھالیا گیا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ! ہم کو قبیلہ ثقیف کے تیروں نے جلا دیا۔ آپ ان پر بددعا کریں۔ مگر آپ نے یوں دعا فرمائی:۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ ثَقِیْفًا۔

ترجمہ:۔ خدایا! ثقیف کو ہدایت دے۔

جنگ احد میں دانت مبارک شہید ہو گیا تھا اور چہرۂ مبارک خون آلود تھا۔ مگر زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ:۔ خدایا! میری قوم کا یہ گناہ معاف کر دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

جب قریش نے ازروئے تعنت و عناد ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی۔ یااللہ! ان حضرات پر یوسف کے سات سالوں کی طرح سات سال قحط لا۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ قریش نے ہڈیاں اور مردار کھائے۔ اس حالت میں ابوسفیان نے حاضر خدمت ہو کر یوں عرض کیا۔ "یا محمد! آپ کی قوم ہلاک ہو گئی۔ اللہ سے دعا کیجئے۔ کہ ان کی مصیبت دور ہو جائے۔" پس حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی اور وہ مصیبت دور ہو گئی (۴۴)۔

حضرت ثمامہ بن آثال یمامی کے ایمان لانے کا قصہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ وہ اسلام لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے عمرہ کے لئے مکہ میں آئے۔ مشرکین میں سے کسی نے ان سے کہا کہ تم ہمارے دین سے برگشتہ ہو گئے۔ ثمامہ نے کہا کہ میں نے دین محمدی جو خیر الادیان ہے اختیار کر لیا ہے۔